احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 33

منگل 19 اگست 2003ء

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 19 اگست 2003ء، 20 جمادی الثانی 1424 ہجری - 19 ظہور 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 186

الٰہی رعب

غزوہ ذات الرقاع کے سفر میں رسول اللہ ﷺ تنہا ایک درخت کے نیچے آرام کر رہے تھے کہ غورث بن حارث نے آپؐ کی تلوار اٹھالی اور آپ کو جگا کر کہا کہ تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچائے گا- آپ نے فرمایا اللہ- یہ الفاظ ایسے پرشوکت اور پر رعب تھے کہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی- آپؐ نے وہ تلوار اٹھالی اور پھر اسے معاف کر دیا-

(مسند احمد حدیث نمبر 14657)

اللہ تعالیٰ پر توکل اور یقین کے بارہ میں پر معارف اور ایمان افروز خطاب

آنحضرت ﷺ نے توکل علی اللہ کی اعلیٰ مثالیں رقم فرمائیں

توکل کی کمی سے خدا سے دوری، جھوٹ، غلط بیانی اور خوشامد کی برائیاں جنم لیتی ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15۔اگست 2003ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15۔اگست 2003ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی صفت سمیع والی آیات کی تشریح کے تسلسل میں آپ نے توکل علی اللہ کے بارہ میں پر معارف اور ایمان افروز مضمون بیان فرمایا۔ اس کی تشریح آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں فرمائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر ہوا۔

خطبہ کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال کی آیت 62 کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے:۔ اگر وہ صلح کے لئے جھک جائیں تو تو بھی اس کیلئے جھک جا اور اللہ پر توکل کر یقیناً وہ بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ حضور نے اس آیت کی تشریح میں فرمایا کہ دین پر جنگجو ہونے کا جو اعتراض کیا جاتا ہے اس کا اس آیت میں رد کر دیا گیا کہ اگر دشمن صلح کرنا چاہے خواہ اس کے کچھ ہی عزائم ہوں تو تو صلح کرلے۔ دین کا مقصد ہی صلح قائم کرنا ہے۔

حضور انور نے توکل کے مضمون میں فرمایا کہ دنیا میں سب سے زیادہ توکل اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں پیدا ہوتا ہے۔ خدا خود ان کو تسلی دیتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ وہ تمام امور میں توکل میں بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ توکل علی اللہ کی اعلیٰ مثالیں انسان کامل آنحضرتؐ نے رقم فرمائیں اور اپنی امت کو بھی سبق دیا کہ میری پیروی کرو اور خدا تعالیٰ پر یقین پیدا کرو گے تو وہ تمہیں بھی ضائع نہیں کرے گا۔

سفر طائف سے واپسی پر زیدؓ نے آپؐ سے پوچھا کہ آپؐ مکہ میں کیسے داخل ہونگے تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ضرور راہ نکال دے گا اور اپنے نبی کو غالب کرے گا چنانچہ مطعم بن عدی نے آپؐ کو پناہ دی۔ ہجرت مدینہ کا وقت آیا تو غار ثور تک دشمن پہنچ گیا اس وقت حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا کہ ہم دو ہیں اور ہمارے ساتھ تیسرا ہمارا خدا ہے۔ پھر مدینہ کی طرف سفر شروع فرمایا تو تعاقب کرنے والے سراقہ بن مالک کو دیکھ کر ابو بکرؓ کو فرمایا کہ تو غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے اور پھر سراقہ ناکام رہا اور اس کو کسریٰ کے کنگن کی خوشخبری بھی دی۔ جب ایک دشمن آپؐ پر تلوار سونت کر کھڑا ہو گیا کہ اب تم کو کون بچا سکتا ہے تو آپؐ نے فرمایا اللہ۔ چنانچہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ آپؐ نے ایک مقام پر فرمایا کہ میری امت کے 70 ہزار لوگ بے حساب جنت میں جائیں گے یہ افراد لوگوں کے عیوب ڈھانپنے والے اور اپنے رب پر توکل کرنے والے ہونگے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ شرک سے مراد صرف بتوں کی پوجا نہیں بلکہ وہ شرک جو انسان کو ہلاک کرتا ہے وہ شرک فی الاسباب ہے یعنی انسان اسباب پر کامیابی کا مدار سمجھتا ہے اور دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے۔ تم توکل اختیار کرو۔ اسباب کو جمع کرو اور خود دعاؤں میں لگ جاؤ کہ اے اللہ اب تو ہی انتظام کر۔ اصل رازق خدا تعالیٰ ہے پس چاہئے کہ ہر شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔ تدبیر کو بھی ہاتھ سے نہ چھوڑے جیسے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اونٹ کا گھٹنا باندھ پھر خدا پر توکل کر۔

حضور انور نے توکل کے بارہ میں بعض ایمان افروز واقعات حضرت مسیح موعود، حضرت خلیفہ اول اور بزرگان کی سیرت سے بیان فرمائے۔ اور پھر فرمایا کہ توکل کی کمی سے بہت سی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ خدا سے یقین اٹھ جاتا ہے۔ غلط بیانی، جھوٹ اور خوشامد پیدا ہوتی ہے افسر کی خوشامد میں کامیابی سمجھنا شروع ہو جاتے ہیں اور یہ برائیاں غیر محسوس طریقے سے انسان کو شرک کی طرف لے جاتی ہیں۔ اسی طرح عائلی زندگی میں توکل اور قناعت کی کمی کی وجہ سے لڑائی جھگڑے پیدا ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو عقل اور سمجھ دے اور ان میں پیار محبت اور الفت پیدا کر دے اور یہ لوگ دین کے فخر یعنی دعا میں لگ جائیں جس سے تمام مشکلات دور ہو جاتی ہیں۔ آمین

نماز جنازہ حاضر و غائب

مورخہ 13۔اگست 2003ء بیت الفضل لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری محمد شریف اشرف صاحب سابق ایڈیشنل وکیل المال لندن کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ اس کے ساتھ بعض احباب کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی:۔

مکرم چوہدری محمد شریف اشرف صاحب

مکرم چوہدری محمد شریف اشرف صاحب سابق ایڈیشنل وکیل المال لندن مورخہ 11۔اگست کو بقضائے الٰہی بعمر 83 سال وفات پاگئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی اور 1945ء میں زندگی وقف کی۔ مختلف جماعتی دفاتر میں خدمت بجا لاتے رہے۔ 1953ء کو تعلیم الاسلام کالج لاہور سے گریجویشن کی اور حضرت مصلح موعود کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری مقرر ہوئے۔ حضور کے سفر یورپ 1955-56ء میں شریک سفر ہوئے اور 1962ء تک پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت میں خدمات کی توفیق پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایڈیشنل وکیل المال لندن نامزد فرمایا۔ اس فرض کو آپ نے 1999ء تک احسن رنگ میں نبھایا۔ مرحوم نیک، متقی اور دعا گو موصی بزرگ تھے۔ آپ نے دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام محمود عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر دے۔ آمین

نماز جنازہ غائب

مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب سابق نائب ناظر اصلاح وارشاد 10۔اگست 2003ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ 11۔اگست کو نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ خاص میں تدفین ہوئی۔ آپ کی اولاد میں سے مکرم سید علی احمد صاحب طارق ایڈووکیٹ کراچی کو نمایاں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ (آپ کے تفصیلی حالات 15۔اگست کے الفضل میں شائع ہو چکے ہیں)

مکرم خواجہ عبدالحمید صاحب 15 جولائی 2003ء کو کینیڈا میں وفات پاگئے۔ آپ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پنشنر تھے۔ بہت مخلص، دعا گو اور موصی

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت
منزل بہ منزل
دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1999ء ①

یکم جنوری اس سال کا آغاز بھی جمعہ سے ہوا اور اختتام بھی جمعہ کے دن ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے پہلے خطبہ میں فضول خرچی اور اسراف سے بچنے اور ہر رمضان میں خیرات کی عام مہم چلانے کی تحریک فرمائی۔

2 جنوری حضور نے رمضان المبارک کے عالمی درس کے سلسلہ میں 11واں درس ارشاد فرمایا۔ 17 جنوری کو 24 ویں درس کے اختتام پر (بمطابق 28 رمضان) حضور نے عالمی اجتماعی دعا کروائی۔

19 جنوری حضور نے خطبہ عید الفطر میں غریبوں کے ساتھ عید منانے کو منظم رنگ دینے کی تحریک فرمائی۔ چنانچہ انگلستان، جرمنی، امریکہ، کینیڈا، فرانس اور پاکستان میں ایک لاکھ غرباء کو عید کے موقع پر تحائف پیش کئے گئے۔

29 جنوری خطبہ جمعہ میں افریقہ کے ممالک خصوصاً سیرالیون کے مسلمان یتامیٰ اور بیوگان کی خدمت کی عالمی تحریک فرمائی۔ فرمایا اپنے گھروں میں یتیم بچوں کو پالنے کی رسم زندہ کریں اور ان کی اعلیٰ تربیت کریں 5 فروری کے خطبہ میں اسی مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اہل عراق کے بچوں یتیموں اور بیواؤں کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

24 فروری حضور نے 305 گھنٹے کی کلاسز کے ذریعہ ایم ٹی اے پر ترجمہ قرآن کریم کا دور مکمل کر دیا۔ یہ سلسلہ 15 جولائی 94ء کو شروع ہوا تھا۔

یکم مارچ مدرسۃ الحفظ کو جلسہ سالانہ کی بیرکس واقع دارالنصر غربی میں منتقل کیا گیا۔

8 مارچ خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام عطیہ خون کے لئے مستقل عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ 3 راکتوبر کو اس عمارت کا افتتاح ہوا یہ عمارت ایوان محمود کے احاطہ میں تعمیر کی گئی۔

14 مارچ ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز کا تیسرا سالانہ کنونشن ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوا۔

18 تا 26 مارچ گلشن احمد نرسری کے زیر اہتمام ربوہ میں موسمی پھولوں کی سالانہ نمائش ہوئی۔ اس میں 35 اقسام کے پھول اور سوا سو سے زائد اقسام کے پودے رکھے گئے۔

19 مارچ بیوت الذکر کی تعمیر کے عالمی منصوبہ کا اعلان۔

19 مارچ ناروے کی ''بیت النصر'' کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ جس میں 1700 نمازیوں کی گنجائش ہوگی۔

19 مارچ الفضل کے سابق ایڈیٹر اور مربی سلسلہ افریقہ مولانا نسیم سیفی صاحب کی وفات۔

20 مارچ خدام الاحمدیہ جرمنی کی مرکزی لائبریری، حبش لائبریری کا افتتاح ہوا۔

21 مارچ البنین نو مبائعین کا ایک روزہ سیمینار ہوا جس میں 172 افراد نے شرکت کی۔

21 تا 23 مارچ جماعت احمدیہ پاکستان کی 80 ویں مجلس مشاورت منعقد ہوئی۔

23 مارچ واقفین نو ربوہ کے سالانہ علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

23 مارچ مجلس انصار اللہ ربوہ کی سالانہ کھیلیں منعقد ہوئیں۔

عہدِ وفا

تری اطاعت میں پیارے آقا مدام سر کو جھکائیں گے ہم
کہ داستانِ وفا میں عالی مثال خود کو بنائیں گے ہم

خدا کے فضل و کرم سے ہم نے کیا ہے عہد وفا کو تازہ
جو جذبہ ہائے وفا ہیں دل میں، عمل میں ان کو سجائیں گے ہم

تری محبت ہماری رگ رگ میں جان بن کر رواں ہے پیارے
ترے اشاروں سے دل کی دھڑکن کے زیرو بم کو ملائینگے ہم

ہزار بزم جہاں میں ہونگے حسین و دلکش، دلوں کے باسی
جو حسن تجھ کو عطا ہوا ہے بس اس کو دل میں بسائینگے ہم

خدا نے تجھ کو عطا کیا ہے مقام چارہ گر زمانہ
تری دعاؤں کے فیض سے ہی غم اپنے سارے مٹائیں گے ہم

رہِ محبت کی رہبری کا عَلَم جو تجھ کو عطا ہوا ہے
تمہارے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر ہی کوئے جاناں کو جائینگے ہم

تری امامت سے کر کے بیعت ہوئے ہیں مسرور و شاد پھر ہم
تری رفاقت میں چل کے خوابیدہ بستیوں کو جگائیں گے ہم

ترے ہی دم سے ہے اب زمانے میں شمع احمد کی ضو فشانی
جہانِ تیرہ کو روشنی کے تمام رستے دکھائیں گے ہم

تری قیادت میں طے کریں گے ترقیوں کا حسیں سفر ہم
''خدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کے پرچم اڑائیں گے ہم''

ضیاء اللہ مبشر

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

خطبہ جمعہ

دعا کے لئے بنیادی چیز صبر ہے۔ اللہ تعالیٰ سمیع و علیم ہے

(قرآن مجید، احادیث نبویہؐ اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت السمیع کا تذکرہ)

رواں مالی سال کے آخری مہینہ کے حوالہ سے احباب کو صحیح آمد کے مطابق بجٹ بنانے، شرح کے مطابق چندہ ادا کرنے، قول سدید سے کام لینے اور اللہ کے فضلوں کو سامنے رکھتے ہوئے ادائیگی کرنے کی نصائح

اگر اللہ تعالیٰ سے ہمارے سودے صاف ہوں گے تو وہ ہماری نیک نیتوں کو دیکھتے ہوئے ہماری دعاؤں کو زیادہ سنے گا

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 6 رجون 2003ء بمطابق 6 احسان 1382 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ آیت 128 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج سے اللہ تعالیٰ کی صفت سمیع سے خطبات شروع ہوں گے۔ جو آیت میں نے ابھی تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ ہے: اور جب ابراہیم اس خاص گھر کی بنیادوں کو استوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی (یہ دعا کرتے ہوئے) کہ اے ہمارے رب! ہماری طرف سے قبول کر لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

علامہ راغب نے اللہ تعالیٰ کے بارہ میں جب سمیع کا لفظ استعمال ہوا ہے، اس کے بارہ میں لکھا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف السمع کا لفظ منسوب کرتے ہیں تو اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا سنائی جانے والی اشیاء کے بارے میں علم ہونا اور ان کے بارہ میں جزا دینے کا ارادہ کرنا ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس تعریف سے ظاہر ہے بعض دفعہ لوگ، بعض جلد باز یہ دھوکہ کھا جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو بہت پکارا، بہت دعا کی لیکن ہماری دعا سنی نہیں گئی۔ ہماری پکار سے یا ہماری دعا سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم ہے کہ ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے۔ یا جو چیز ہم مانگ رہے ہیں، جس چیز کے لئے ہم دعا کر رہے ہیں اس کی اس حالت میں ضرورت ہے بھی یا نہیں۔ اگر حقیقت میں ہمارا شمار اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں میں ہو، خدا کرے کہ ہو، تو وہ بہتر جانتا ہے کہ اس وقت کس رنگ میں ہماری کیا ضرورت ہے۔ تو یہ بات دعا کرتے ہوئے ہر وقت مدنظر رہنی چاہئے کہ جہاں وہ سمیع ہے، علیم بھی ہے۔ ہمارا کام صرف مانگنا ہے اور اکثر جب ہماری فریادوں کو اللہ تعالیٰ سنتا ہے وہاں اگر اپنے بندے کی کسی دعا کو اس صورت میں جس میں کہ بندہ مانگ رہا ہے رد بھی کر دیتا ہے تو اسے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ وہ واقعہ بڑا مشہور اکثر آپ نے سنا ہے کہ جو بزرگ تیس سال تک دعا مانگتے رہے اور روز ان کو یہی جواب ملتا تھا کہ نہیں منظور۔ اور صرف تین دن ان کے ایک مرید نے ان کے پاس بیٹھ کر جو بے صبری کا مظاہرہ کیا تو وہ رو پڑے کہ میں تو اتنے عرصہ سے یہ دعا مانگ رہا ہوں اور مجھے یہی جواب مل رہا ہے۔ اور میرا کام تو مانگنا ہے مانگتا چلا جاؤں گا۔ اس بات پر وہی کیفیت دوبارہ طاری ہوئی اور وہ نظارہ مرید نے بھی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا کہ اس عرصہ میں جتنی دعائیں ہیں سب قبول ہوئیں۔

تو بڑی بنیادی چیز دعا مانگنے کے لئے صبر ہے اور یہ سوچ لینا چاہئے کہ خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کیا ہمارے لئے ضروری ہے۔ اس بارہ میں ایک حدیث ہے۔ اس آیت کی تشریح میں حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر کے وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام سے فرمایا: اے اسماعیل! اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک خاص حکم دیا ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواب دیا: آپ کے رب نے آپ کو جو حکم دیا ہے اس پر عمل کیجئے۔ آپ نے کہا: تو کیا تم میری اس بارے میں مدد کرو گے؟ حضرت اسماعیلؑ نے جواب دیا: ہاں کروں گا۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا: تو پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں اپنا ایک گھر بنانے کا حکم دیا ہے اور آپ نے ایک ٹیلہ نما جگہ کی طرف اشارہ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر ان دونوں نے بیت اللہ کی بنیادیں اٹھانی شروع کیں۔ حضرت اسماعیلؑ پتھر لاتے جاتے اور حضرت ابراہیمؑ (دیوار) بناتے جاتے۔ جب عمارت ذرا بڑی ہو گئی تو آپ یہ پتھر (یعنی حجر اسود) لائے اور آپؑ کے لئے اسے نیچے رکھا۔ چنانچہ آپؑ اس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر کرتے جاتے تھے جبکہ حضرت اسماعیلؑ آپؑ کو پتھر پکڑاتے جاتے تھے اور ساتھ ساتھ آپ دونوں یہ دعا بھی پڑھتے جاتے تھے: اے ہمارے رب! ہماری طرف سے قبول فرما، یقیناً تو ہی بہت سننے والا اور بہت صاحب علم ہے۔ (بخاری کتاب احادیث الانبیاء)

حضرت مصلح موعود (۔) اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"(۔) یہ انبیاء ہی کی شان ہے کہ وہ کام کے ساتھ ساتھ دعائیں بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ لوگ تھوڑا سا کام کرتے ہیں تو فخر کرنے لگ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں۔ مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھو کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ بڑا ہوتا ہے تو اسے ایک ایسے جنگل میں چھوڑ آتے ہیں جہاں نہ کھانے کا کوئی سامان تھا نہ پینے کا۔ اور پھر خانہ کعبہ کی عمارت بنا کر ان کی دائمی موت کو قبول کر لیتے ہیں۔ دائمی موت کے الفاظ میں نے اس لئے استعمال کئے ہیں کہ ممکن تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واپس آ جانے کے بعد وہاں سے نکل کر کسی اور جگہ چلے جاتے۔ مگر بیت اللہ کی تعمیر کے ساتھ وہ خانہ کعبہ کے ساتھ باندھ دیئے گئے گویا خانہ کعبہ کی ہر اینٹ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بزبان حال کہہ رہی تھی کہ تم نے اب اسی جنگل میں اپنی تمام عمر گزارنا ہے۔ یہ کتنی بڑی قربانی تھی جو حضرت

ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے کی۔ مگر اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے اور کہتے ہیں کہ (ربنا تقبل منا) اے اللہ! ہم ایک حقیر ہدیہ تیرے حضور لائے ہیں! تو اپنے فضل سے چشم پوشی فرما کر اسے قبول فرمالے۔ اور پھر کتنے تکلف سے وہ قبول کرنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں: تقبل باب تفعل سے ہے اور تفعل میں تکلف کے معنے پائے جاتے ہیں۔ پس وہ کہتے ہیں کہ تو خود ہی رحم کر کے اس قربانی کو قبول فرمالے۔ حالانکہ یہ اتنی بڑی قربانی تھی کہ اس کی دنیا میں نظیر نہیں ملتی۔ باپ بیٹے کو اور بیٹا باپ کو قربان کر رہا تھا اور خانہ کعبہ کی ہر اینٹ ان کو بے آب و گیاہ جنگل کے ساتھ مقید کر رہی تھی۔ خود حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کی ایک ایک اینٹ کے ساتھ ان کے جذبات واحساسات کو دفن کر رہے تھے۔ مگر دعا یہ کرتے ہیں کہ الٰہی یہ چیز تیرے حضور پیش کرنے کے قابل تو نہیں مگر تو ہی اسے قبول فرمالے۔ یہ کتنا بڑا تذلل ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اختیار فرمایا۔ اور درحقیقت قلب کی یہی کیفیت ہے جو انسان کو اونچا کرتی ہے۔ ورنہ اینٹیں تو ہر شخص لگا سکتا ہے۔ مگر ابراہیمی دل ہو تب وہ نعمت میسر آتی ہے جو خدا تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائی۔ پس انسان کو چاہئے کہ وہ (۔) کہے۔ لیکن افسوس ہے کہ لوگ (۔) کہنے کی بجائے یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ ہماری قدر نہیں کی جاتی۔ حالانکہ وہ جو کچھ کرتے ہیں دوسروں کی نقل میں کرتے ہیں۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کسی کی نقل میں قربانی نہیں کی۔ بلکہ ادھر خدا نے حکم دیا اور ادھر وہ قربانی کے لئے تیار ہو گئے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو دنیا کے ستون ہوتے ہیں اور جن کا بابرکت وجود مصائب کے لئے تعویذ کا کام دے رہا ہوتا ہے۔ وہ قربانیاں بھی کرتے ہیں مگر ساتھ ہی یہ کہتے جاتے ہیں کہ اے خدا! ہماری قربانی اس قابل نہیں کہ تیرے حضور پیش کی جاسکے۔ تیری ہستی نہایت اعلیٰ وارفع ہے۔ ہاں ہم امید رکھتے ہیں کہ تو چشم پوشی سے کام لیتے ہوئے اسے قبول فرمالے گا۔ تیرا نام سمیع ہے اور تو دعاؤں کو سننے والا ہے۔ ہماری یہ قربانی قبول کرنے کے لائق تو نہیں مگر تو جانتا ہے کہ ہمارے پاس اس سے زیادہ اور کچھ چیز نہیں جو تیرے سامنے پیش کریں۔ ایک طرف تیرا سمیع ہونا چاہتا ہے کہ تو ہم پر رحم کرے اور دوسری طرف تیرا علیم ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ تو جانتا ہے کہ ہمارے جیسے نے کیا قربانی کرنی ہے۔ اسی روح کا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے مظاہرہ کیا۔ اور جب وہ دونوں مل کر بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے تو ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی کرتے جاتے تھے کہ (۔) اے ہمارے رب ہم نے خالص تیری توحید اور محبت کے لئے یہ گھر بنایا ہے۔ تو اپنے فضل سے اسے قبول کرلے اور اس کو ہمیشہ اپنے ذکر اور برکت کی جگہ بنادے۔ (۔) تو ہماری دردمندانہ دعاؤں کو سننے والا اور ہمارے حالات کو خوب جاننے والا ہے۔ تو اگر فیصلہ کردے کہ یہ گھر ہمیشہ تیرے ذکر کے لئے مخصوص رہے گا تو اسے کون بدل سکتا ہے۔''

(تفسیر کبیر۔ جلد نمبر 2 صفحہ 177 تا 180)

حضرت مصلح موعود مزید فرماتے ہیں:

''اس آیت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بیت اللہ بنانے کے درحقیقت دو حصے ہیں۔ ایک حصہ بندے سے تعلق رکھتا ہے۔ اور دوسرا حصہ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ جس مکان کو ہم بیت اللہ کہتے ہیں وہ اینٹوں سے بنتا ہے، چونے سے بنتا ہے، گارے سے بنتا ہے۔ اور یہ کام خدا نہیں کرتا بلکہ انسان کرتا ہے۔ مگر کیا انسان کے بنانے سے کوئی مکان بیت اللہ بن سکتا ہے۔ انسان تو صرف ڈھانچہ بناتا ہے۔ روح اس میں خدا تعالیٰ ڈالتا ہے۔ اسی امر کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ڈھانچہ تو میں نے اور اسمٰعیلؑ نے بنا دیا ہے۔ مگر ہمارے بنانے سے کیا بنتا ہے۔ کئی مسجدیں ایسی ہیں جو بادشاہوں اور شہزادوں نے بنائیں مگر آج وہ ویران پڑی ہیں۔ اس لئے کہ انسان نے تو مسجدیں بنائیں مگر خدا نے انہیں قبول نہ کیا۔ پس حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کہتے ہیں کہ اے خدا! ہم نے تیرا گھر بنایا ہے اسے تو قبول فرما۔ اور تو سچ مچ اس میں رہ پڑ۔ اور جب خدا کسی جگہ بس جائے تو وہ کیسے اجڑ سکتا ہے!۔ گاؤں اجڑ جائیں تو اجڑ جائیں شہر اجڑ جائیں تو اجڑ جائیں۔ مگر وہ مقام کبھی اجڑ نہیں سکتا جس جگہ خدا بس گیا ہو۔

(تفسیر کبیر۔ جلد نمبر 2 صفحہ 181)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس ضمن میں فرماتے ہیں:

دعائیں سنتا ہوں۔ دلوں کے بھیدوں، ضرورتوں، اخلاص کو جانتا ہے۔

(حقائق الفرقان جلد 1 صفحہ 228 مطبوعہ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول (۔) فرماتے ہیں:

''یہ ایک دعا ہے جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جناب رب العزت اور رب العالمین اللہ جل شانہ کے حضور مانگی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس دنیا میں اسلام کے آنے اور اس کے ثمرات کے ظہور کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت ابراہیمؑ کے ذریعہ ایک دعا کی تقریب پیدا کر دی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تو ہمارا رب اور مربی اور محسن ہے۔ تیری عالمگیر ربوبیت سے جیسے جسم کے قویٰ کی پرورش ہوتی ہے۔ عمدہ اور اعلیٰ اخلاق سے انسان مزین ہوتا ہے ویسے ہی ہمارے روح کی پرورش فرما اور اعتقادات کے اعلیٰ مدارج پر پہنچا۔ اے اللہ! اپنی ربوبیت کے شان سے ایک رسول ان میں بھیجیو جو کہ منھم یعنی انہی میں سے ہو اور اس کا کام یہ ہو کہ وہ صرف تیری باتیں پڑھے، اپنی نہیں، اور پڑھائے اور صرف یہی نہیں بلکہ ان کو سمجھا اور سکھلا بھی دے۔ پھر اس پر بس نہ کیجیو بلکہ ایسی طاقت، جذب اور کشش بھی اسے دیجیو جس سے لوگ اس تعلیم پر کاربند ہو کر مزکی اور مطہر بن جاویں۔ تیرے نام کی اس سے عزت ہوتی ہے کیونکہ تو عزیز ہے اور تیری باتیں حق اور حکمت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ اس دعا کی قبولیت کس طرح سے ہوئی وہ تم لوگ جانتے ہو اور یہ صرف اس دعا ہی کے ثمرات ہیں جس سے ہم فائدے اٹھاتے ہیں۔'' (الحکم 24/ جنوری 1904ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول (۔) مزید فرماتے ہیں: کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس مسجد (خانہ کعبہ) کی تعمیر کے وقت سات دعائیں کی ہیں:۔ اول: (ربنا تقبل منا)۔ دوم (۔) یعنی اے ہمارے رب! اپنا ہی ہمیں فرمانبردار بنادے اور ہماری اولاد سے ایک گروہ معلم الخیر تیرا فرمانبردار ہو اور دکھا ہمیں اپنی عبادت گاہیں اور طریق عبادت۔ سوم (۔) (ابراہیم :36)۔ بچالے مجھے اور میری اولاد کو کہ بت پرستی کریں۔ چہارم یہ کہ (۔) اور رزق دے مکہ والوں کو پھلوں سے۔ پنجم (۔) (ابراہیم :39) کچھ لوگوں کے دل اس شہر کی طرف جھکا دے۔ ششم (۔) ان میں عظیم الشان رسول بھیج۔ ہفتم (۔) (ابراہیم :36) اس شہر کو امن والا بنا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ: ''قرآن کریم میں ان دعاؤں کے قبول ہونے کا ذکر آیات ذیل میں ہے جو سات ہیں: اول جو دعا کی اس کے جواب میں (۔) (المائدۃ :98) اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو عزت والا اور حرمت والا بنایا۔ دوم (۔) (البقرہ :131) اور بے ریب برگزیدہ کیا ہم نے اسے اسی دنیا میں اور بے ریب آخرت میں سنوار والوں سے ہے۔ سوم (۔) (البقرہ :126) یعنی ستھرا رکھو اس میرے گھر کو طواف کرنے والوں! اعتکاف کرنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے۔ اور فرمایا (وھدی للناس) ہدایت کا مقام ہے لوگوں کے لئے۔ چہارم (۔) (قریش :5) کھانا دیا ان کو بھوک کے بعد۔

اب دیکھیں تو مکہ جس علاقہ میں ہے وہاں نہ کوئی ایسی کھیتی باڑی ہے جہاں سے مختلف قسم کی خوراکیں آتی ہیں لیکن اس قبولیت کے نتیجہ میں آج بلکہ اس زمانہ میں بھی تجارتی قافلے آتے تھے ہر چیز لے کے آتے تھے کھانے کی۔ اور آج بھی ہر چیز وہاں میسر ہے۔

پنجم (۔) (البقرہ :126) بیت اللہ کو لوگوں کے لئے جھنڈ در جھنڈ آنے کی جگہ بنایا۔ اب دیکھیں حج کے موقع پر لاکھوں آدمی ہر سال وہاں اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی سارا سال لوگ عمرہ کے لئے جاتے رہتے ہیں۔ ششم (۔) (الجمعۃ :3) اللہ وہ ہے جس نے بھیجا

مکہ والوں میں رسول، انہی میں سے۔ پڑھتا ہے ان پر اللہ کی آیتیں۔ پاک کرتا ہے انہیں اور سکھاتا ہے ان کو کتاب وحکمت۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہفتم (۔) (ال عمران:98) اور جو داخل ہوا مکہ میں، ہوا امن پانے والا۔

تو حضور فرماتے ہیں کہ: ''سات دعائیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام وبرکاتہ نے مانگیں اور ساتوں قبول ہوئیں''۔ (نورالدین صفحہ 249-250)

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول (۔) فرماتے ہیں:

''دعاؤں سے کبھی گھبرانا نہیں چاہئے۔ ان کے نتائج عرصہ دراز کے بعد بھی ظہور پذیر ہوتے ہیں لیکن مومن کبھی تھکتا نہیں۔ قرآن شریف میں دعاؤں کے نمونے موجود ہیں۔ ان میں سے ایک ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے وہ اپنی اولاد کے لئے کیا خواہش کرتے ہیں (۔) اس دعا پر غور کرو حضرت ابراہیمؑ کی دعا روحانی خواہشوں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ آپ کے تعلقات، بنی نوع انسان کی بھلائی کے جذبات کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے۔ وہ دعا مانگ سکتے تھے کہ میری اولاد کو بھی بادشاہ بنادے مگر وہ کیا کہتے ہیں: اے ہمارے رب! میری اولاد میں انہیں میں ایک رسول مبعوث فرما۔ اس کا کام کیا ہو؟ وہ ان پر تیری آیات تلاوت کرے اور اس قدر قوت قدسی رکھتا ہو کہ وہ ان کو پاک ومطہر کرے اور ان کو کتاب اللہ کے حقائق وحکم سے آگاہ کرے۔ اسرار شریعت ان پر کھولے۔

پس یہ ایسی عظیم الشان دعا ہے کہ کوئی دعا اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی اور ابتدائے آفرینش سے جن لوگوں کے حالات زندگی ہمیں مل سکتے ہیں۔ کسی کی زندگی میں یہ دعا پائی نہیں جاتی۔ حضرت ابراہیمؑ کی عالی ہمتی کا اس سے خوب پتہ چلتا ہے۔

پھر اس دعا کا نتیجہ کیا ہوا اور کب ہوا۔ عرصہ دراز کے بعد اس دعا کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا انسان پیدا ہوا اور وہ دنیا کے لئے ہادی اور مصلح ٹھہرا۔ قیامت تک رسول ہوا اور پھر وہ کتاب لایا جس کا نام قرآن ہے اور جس سے بڑھ کر کوئی رشد، نور اور شفا نہیں ہے۔''

(الحکم 10/ مارچ 1904ء صفحہ 4)

حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں کہ: ''ابراہیم علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کا وفادار بندہ تھا اس لئے ہر ایک ابتلاء کے وقت خدا نے اس کی مدد کی جبکہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا۔ خدا نے آگ کو اس کے لئے سرد کردیا...... پھر جبکہ ابراہیم نے خدا کے حکم سے اپنے پیارے بیٹے کو جو اسماعیل تھا ایسی پہاڑیوں میں ڈال دیا جن میں نہ پانی نہ دانہ تھا تو خدا نے غیب سے اس کے لئے پانی اور سامان خوراک پیدا کردیا''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 52)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''ابراہیم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے بہت برکتیں دی تھیں اور وہ ہمیشہ دشمنوں کے حملوں سے سلامت رہا۔ پس میرا نام ابراہیم رکھ کر خدا تعالیٰ یہ اشارہ کرتا ہے کہ ایسا ہی اس ابراہیم کو برکتیں دی جائیں گی اور مخالف اس کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکیں گے...... ابراہیم سے خدا کی محبت ایسی صاف تھی جو اس نے اس کی حفاظت کے لئے بڑے بڑے کام دکھلائے اور غم کے وقت اس نے ابراہیم کو خود تسلی دی''۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 114-115)

حضرت مسیح موعود (۔) مزید فرماتے ہیں کہ:

''جس طرح حضرت ابراہیمؑ خانہ کعبہ کے بانی تھے۔ ایسا ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کی طرف تمام دنیا کو جھکانے والے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کی طرف جھکنے کی بنیاد ڈالی تھی۔ لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بنیاد کو پورا کیا۔ آپ نے خدا کے فضل اور کرم پر ایسا توکل کیا کہ ہر ایک طالب حق کو چاہئے کہ خدا پر بھروسہ کرنا آنجناب سے سیکھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس قوم میں پیدا ہوئے تھے جن میں توحید کا نام ونشان نہ تھا اور کوئی کتاب نہ تھی۔ اسی طرح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس قوم میں پیدا ہوئے جو جاہلیت میں غرق تھی۔ اور کوئی ربانی کتاب ان کو نہیں پہنچی تھی۔ اور ایک یہ مشابہت ہے کہ خدا نے ابراہیم کے دل کو خوب دھویا اور صاف کیا تھا یہاں تک وہ خویش اور اقارب سے بھی خدا کے لئے بیزار ہو گیا اور دنیا میں بجز خدا کے اس کا کوئی بھی نہ رہا۔ ایسا ہی بلکہ اس سے بڑھ کر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر واقعات گزرے۔ اور باوجودیکہ مکہ میں کوئی ایسا گھر نہ تھا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی شعبہ قرابت نہ تھا۔ مگر خالص خدا کی طرف بلانے سے سب کے سب دشمن ہوگئے اور بجز خدا کے ایک بھی ساتھ نہ رہا۔ پھر خدا نے جس طرح ابراہیم کو اکیلا پاکر اس قدر اولاد دی جو آسمان کے ستاروں کی طرح بے شمار ہوگئی۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلا پاکر بے شمار عنایت کی۔ اور وہ صحابہ آپ کی رفاقت میں دیئے جو نجوم السماء کی طرح نہ صرف کثیر تھے بلکہ ان کے دل توحید کی روشنی سے چمک اٹھے تھے''۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن۔ جلد 15 صفحہ 476-477 حاشیہ)

صفت السمیع کے بارے میں مزید چند احادیث اور اقتباسات پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم ایک وادی کے قریب پہنچے تو **لاالہ الا اللہ** اور **اللہ اکبر** کا ذکر بلند آواز میں کرنے لگے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! دھیما پن اختیار کرو کیونکہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے بلکہ (۔) وہ تو تمہارے ساتھ ہے اور وہ بہت سننے والا اور قریب ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجهاد و السیر)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور پھر کہتے ''اے اللہ تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔ اس کے بعد آپ تین دفعہ 'لاالہ الا اللہ' کہتے اور پھر تین دفعہ 'اللہ اکبر کبیرا' کہتے اور پھر یہ دعا کرتے ''میں دھتکارے ہوئے شیطان کے وساوس اور اس کے شکوک وشبہات ڈالنے سے سمیع اور علیم خدا کی پناہ میں آتا ہوں۔

(ابو داؤد کتاب الصلاۃ باب من رای الاستفتاح بسبحانك اللهم و بحمدك)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی انس آپ کا خادم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (۔) دعا کی یعنی اے اللہ تو اس کے اموال واولاد کو پھیلادے اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت دے۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الدعوات)

اس حدیث کی شرح میں ابن حجرؒ بیان کرتے ہیں کہ صحیح مسلم میں حضرت انسؓ کی اپنی روایت ہے کہ خدا کی قسم! آج میرے پاس بہت مال ودولت ہے اور میری اولاد اور میری اولاد کی اولاد سو کے عدد سے تجاوز کرچکی ہے۔ (فتح الباری۔ جلد 11 صفحہ 145)

پھر حضرت جابر بن عبداللہؓ کے لئے ایک دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد عبداللہ مقروض ہونے کی حالت میں وفات پاگئے۔ اس پر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور عرض کی کہ میرے والد مقروض تھے اور میرے پاس ان کی کھجوروں کی آمد کے علاوہ (قرض اتارنے کے لئے) کچھ نہیں اور جو قرض ان پر تھا وہ کئی سال تک میں ادا کرتا رہوں گا۔ پس آپؐ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تا کہ قرض خواہ مجھ سے برا سلوک نہ کریں۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے ایک ڈھیر کے گرد دعا کرتے ہوئے چکر لگایا۔ پھر دوسرے ڈھیر کے گرد دعا کرتے ہوئے چکر لگایا اور اس کے بعد اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''اسے ماپو''۔ پھر ان قرض خواہوں کو جو ان کا حصہ تھا پورا ادا کردیا اور جتنی کھجوریں آپ

نے دی تھیں (آپ کی دعا کی قبولیت کی برکت سے) اتنی ہی کھجوریں باقی رہ گئیں۔

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام)

ایک اور روایت ہے یہ طائف کے واقعہ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ مجھے عروہؓ نے بتایا کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کیا آپ پر یوم احد سے سخت دن بھی آیا ہے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے تیری قوم سے بڑی تکالیف پہنچی ہیں۔ اور ان تکالیف میں سے شدید ترین عقبہ والے دن پہنچی تھی۔ (یعنی طائف کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے) جب میں نے اپنے آپ کو عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے پیش کیا اور اس نے اس بات کا جواب نہ دیا۔ جس کا میں نے ارادہ کیا تھا۔ میں غم زدہ ہونے کی حالت میں لوٹ رہا تھا کہ میں 'قرن الثعالب' چوٹی پر پہنچا۔ میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو ایک بادل مجھ پر سایہ کر رہا تھا۔ میں نے دیکھا تو اس میں جبریل تھے۔ انہوں نے مجھے مخاطب کر کے پکارا اور کہا ''اللہ تعالیٰ نے تیری قوم کی تیرے بارہ میں رائے سن لی ہے اور اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو آپ کے پاس بھیجا ہے تا کہ آپ اسے اس کا حکم دیں جو آپ اپنی قوم کے بارہ میں چاہتے ہیں''۔ پس مجھے پہاڑوں کے فرشتہ نے پکارا۔ اس نے مجھے سلام کیا اور کہا: اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم اب فیصلہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اگر آپ چاہیں تو میں دونوں پہاڑوں کو ان پر الٹا دوں۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تو یہ خواہش رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی صلب سے ایسی نسل پیدا کرے جو خدائے واحد کی عبادت کرے اور اس کا کسی کو بھی شریک نہ قرار دے''۔ (بخاری باب اذا قال احدکم :امین) چنانچہ ان دعاؤں کے نتیجہ میں بنو ثقیف یعنی اہل طائف کو اسلام قبول کرنے کی سعادت ملی۔

حضرت مسیح موعود (۔) کی قبولیت دعا کے چند نمونے پیش ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ سردار نواب محمد علی خانصاحب، رئیس مالیر کوٹلہ کا لڑکا عبدالرحیم خان ایک شدید تپ محرقہ کی بیماری سے بیمار ہو گیا اور کوئی صورت جانبری کی دکھائی نہیں دیتی تھی گویا مردے کے حکم میں تھا۔ اس وقت میں نے اس کے لئے دعا کی تو معلوم ہوا کہ تقدیر مبرم کی طرح ہے۔ تب میں نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ یا الٰہی میں اس کے لئے شفاعت کرتا ہوں۔ اس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا (۔) یعنی کس کی مجال ہے کہ بغیر اذن الٰہی کے کسی کی شفاعت کر سکے۔ تب میں خاموش ہو گیا۔ بعد اس کے بغیر توقف کے یہ الہام ہوا '' انک انت المجاز '' یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی گئی۔ تب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے دعا کرنی شروع کی تو خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور لڑکا گویا قبر میں سے نکل کر باہر آیا۔ اور آثار صحت ظاہر ہوئے اور اس قدر لاغر ہو گیا تھا کہ مدت دراز کے بعد وہ اپنے اصلی بدن پر آیا اور تندرست ہو گیا اور زندہ موجود ہے''۔ اور ان کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی لمبی عمر ہوئی بعد میں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''شیخ مہر علی ہوشیار پوری کی نسبت پیشگوئی۔ یعنی خواب میں میں نے دیکھا کہ اس کے گھر کو آگ لگی گئی ہے اور پھر میں نے اس کو بجھایا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آخر میری دعا سے رہائی ہو گی۔ یہ تمام پیشگوئی میں نے خط لکھ کر شیخ مہر علی کو اس سے اطلاع دی۔ بعد اس کے پیشگوئی کے مطابق اس پر قید کی مصیبت آئی اور پھر قید کے بعد پیشگوئی کے دوسرے حصہ کے مطابق اس نے رہائی پائی۔''

(حقیقة الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 233)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''سردار خان برادر حکیم شاہ نواز خان جو ساکن راولپنڈی ہیں میری طرف لکھتے ہیں کہ ایک مقدمہ میں ان کے بھائی شاہ نواز خان کی مع ایک فریق مخالف کے عدالت میں ضمانت لی گئی تھی جس میں حضرت صاحب سے یعنی مجھ سے بعد اپیل دعا کرائی گئی تھی۔ اور ہر دو فریق نے اپیل کیا تھا۔ چنانچہ دعا کی برکت سے شاہ نواز کا اپیل منظور ہو گیا اور فریق ثانی کی اپیل خارج ہو گئی۔ قانون دان لوگ کہتے تھے کہ اپیل کرنا بے فائدہ ہے کیونکہ بالمقابل ضمانتیں ہیں۔ یہ دعا کا اثر تھا کہ دشمن کی ضمانت قائم رہی اور شاہنواز ضمانت سے بری کیا گیا''۔

(حقیقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 337)

پھر آپ اپنے ایک بیٹے کے بارہ میں قبولیت دعا کے ضمن میں فرماتے ہیں:

''بشیر احمد میرا لڑکا آنکھوں کی بیماری سے ایسا بیمار ہو گیا تھا کہ کوئی دوا فائدہ نہیں کر سکتی تھی اور بینائی جاتے رہنے کا اندیشہ تھا۔ جب شدت مرض انتہا تک پہنچ گئی تب میں نے دعا کی تو الہام ہوا '' برق طفلی بشیر ''یعنی میرا لڑکا بشیر دیکھنے لگا۔ تب اسی دن یا دوسرے دن وہ شفایاب ہو گیا۔ یہ واقعہ بھی قریباً سو آدمی کو معلوم ہو گا''۔

(حقیقة الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 240)

پھر آپ کے کچھ الہامات ہیں:

1883ء کا ایک ہے (۔)

(براهین احمدیه هر چهار حصص، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 620)

تجھ پر سلام۔ تو مبارک کیا گیا۔ خدا نے دعا سن لی۔ وہ دعاؤں کو سنتا ہے۔

(تذکرہ صفحہ 96)

فرماتے ہیں: مجھے بارہا خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ ''جب تو دعا کرے تو میں تیری سنوں گا''۔ (تذکرہ صفحہ 515 مطبوعہ 1969ء)

پھر الہام ہے (۔) اللہ تعالیٰ نے تیری دعا سن لی۔ تیری دعا قبول کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی مقبول دعاؤں کی توفیق دے اور حضرت مسیح موعود (۔) کے مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں۔ اور سب سے بڑھ کر جو دعا ہماری ہونی چاہئے وہ غلبہ (۔) کے لئے اللہ تعالیٰ جلد دنیا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہرائے۔

آخر پر ایک اور تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔ ایڈیشنل وکیل المال صاحب نے توجہ دلائی ہے کہ یہ مہینہ مالی سال کا آخری مہینہ ہے تو اس میں چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کی طرف احباب کو توجہ دلائی جائے۔ مجموعی طور پر تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی ایسی فکر کی بات نہیں۔ **جہاں ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے سلوک کیا ہے وہ آئندہ بھی انشاء اللہ ہم سے وہی سلوک کرے گا اور خود ہمارا کفیل ہو گا۔ اور ہماری ہر ضرورت کو پورا کرنے والا ہو گا۔ اس بارہ میں تو ذرہ بھی کوئی شک نہیں۔** لیکن بعض انفرادی لوگوں کو توجہ دلانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس ضمن میں یہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی تین صورتیں ہوتی ہیں کہ شروع میں بعض لوگ تشخیص صحیح نہیں کرواتے۔ کس وجہ سے؟ وہ بہتر جانتے ہیں۔ کسی پر میں بدظنی نہیں کرتا۔ اس صورت میں ان سے درخواست ہے کہ وہ اب اس سال کے آخری مہینہ میں بھی اپنی صحیح آمد کے مطابق اپنا بجٹ بنوائیں۔

دوسرے صحیح بجٹ تو بنواتے ہیں لیکن بعض حالات ایسے آ گئے، کسی ایسے کرائسس میں آ گئے کہ چندوں کی ادائیگی نہیں کر سکے اور باوجود بہت کوشش کے، نیک نیتی کے، بہت مشکل میں گرفتار ہیں۔ تو ایسے لوگوں سے درخواست ہے کہ جیسا کہ حضرت خلیفة المسیح الرابع نے بھی فرمایا تھا کہ آپ درخواست دیں نظام جماعت کو، خلیفہ وقت کو۔ تو جو ایسی صورت میں ہیں ان کو جس شرح سے بھی وہ دینا چاہتے ہیں اس کے مطابق دیا جائے گا۔ یا اگر معاف کروانا چاہتے ہیں تو معاف ہو جائے گا۔ لیکن قول سدید سے کام لینا چاہئے۔ اور اب میں بھی یہی کہتا ہوں کہ جو بھی درخواستیں آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی خواہش کے مطابق، حالات کے مطابق ان کو اسی طرح (Treat) کیا جائے گا۔

تیسری صورت یہ ہوتی ہے کہ **اگر شروع میں بجٹ جو بھی بنا اور اس کے بعد اگر حالات بہتر ہوئے تو بجائے اس کے کہ صرف بجٹ کے مطابق ادائیگی ہو جس طرح**

اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوئے ان کے مطابق اپنی ادائیگی کرنے کی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ سے ہمارے سودے صاف ہوں گے تو وہ سمیع اور علیم خدا ہے، ہمارے حالات سے باخبر ہے۔ ہماری نیک نیتی کو دیکھتے ہوئے ہماری دعاؤں کو زیادہ سنے گا اور سب سے زیادہ اگر ہمیں کسی چیز کی ضرورت ہے اس وقت، اس زمانہ میں اور اپنی ذات کے لئے بھی تو وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اور اس کے حضور عاجزانہ دعائیں ہیں جو اس کے حضور قبولیت کا شرف پائیں۔ تو میری یہ درخواست ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے بھی یہ بہت ضروری ہے کہ اپنے ہر قسم کے معاملات خدا تعالیٰ سے صاف رکھیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 25 رجولائی 2003ء)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات ... بر/صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وشادی

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب امیر ضلع اٹک تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 16 جولائی 2003ء کو بعد نماز عصر بیت الفضل لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں میرے بیٹے مکرم محمود منیر اکبر صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ نادیہ خورشید شریف صاحبہ مبلغ دس ہزار پونڈ حق مہر پر مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے کیا۔ حضور انور دعا میں شامل ہوئے اور شرف مصافحہ ومعانقہ عطا فرمایا اور مبارک دی 19 جولائی کو Norbury لندن میں شادی اور 22 جولائی کو Surrey میں دعوت ولیمہ ہوئی امام صاحب بیت الفضل لندن نے ولیمہ پر دعا کروائی۔ مکرمہ نادیہ صاحبہ مکرم احمد شریف صاحب رندھاوا صاحب ابن ڈاکٹر محمد شریف رندھاوا صاحب مرحوم کی بیٹی اور پروفیسر میاں عبدالوہاب صاحب مرحوم (پروفیسر امپیریل کالج لندن) کی نواسی ہیں۔ اور مکرم محمود منیر اکبر صاحب میاں فضل الرحمٰن صاحب بسمل بی اے بی ٹی مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کا پوتا اور ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ اس شادی کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

☆ مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی جام شورو سندھ نے انٹری ٹیسٹ کی تاریخ کا اعلان کردیا ہے جو 19 اکتوبر کو ہوگا۔ داخلہ کے خواہش مند طلباء اپنی درخواست 13 ستمبر تک جمع کرواسکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ڈان 12 اگست۔

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم کاشف عمران خالد صاحب مربی سلسلہ وکالت تصنیف تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم بشیر احمد صاحب بجہ آف منجر چانگ حال کراچی مورخہ 13 اور 14۔ اگست 2003ء کی درمیانی شب کراچی میں 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔ میت 15۔ اگست بروز جمعہ ربوہ لائی گئی اور بیت مبارک میں بعد نماز عصر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید نے دعا کروائی۔ مرحوم نے سوگواران میں ایک بیوہ، چار بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم منور احمد بجہ صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل کے والد تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ماسٹر علیم الدین قمر صاحب محلہ دارالعلوم شرقی حلقہ برکت کے حرام مغز کا آپریشن مورخہ 19۔ اگست کو C.M.H لاہور میں ہورہا ہے۔

مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔

مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مختلف امراض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

مکرم راجہ منظور احمد صاحب دارالنصر غربی منعم کے بھائی مکرم راجہ خلیل احمد صاحب چک 20 ضلع منڈی بہاؤ الدین کے دل کا آپریشن راولپنڈی میں متوقع ہے۔ احباب سے سب کی شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ اسرائیل اور پاکستان میں دہشت گردی کا خطرہ دہشت گردی کے بارے میں تحقیق کرنے والے لندن کے تحقیقی مرکز نے انکشاف کیا ہے کہ آئندہ ماہ امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملے جیسی کارروائی ہوسکتی ہے۔ خطرے کے لحاظ سے کولمبیا پہلے، اسرائیل دوسرے، پاکستان تیسرے اور امریکہ چوتھے نمبر پر ہے۔ یورپ کے مقابلے میں امریکہ میں اسلامی انتہا پسند گروپوں کے نیٹ ورک بڑے نہیں لیکن افغانستان اور عراق میں امریکہ کی قیادت میں ہونے والی فوجی کارروائیوں نے امریکہ مخالف جذبات کو بھڑکا دیا ہے۔ حکومت پاکستان نے دہشت گردی کرنے والے افراد اور خفیہ سیلوں کی سرگرمیوں کو روکنے کیلئے بہت کارروائیاں کیں۔ تاہم اب بھی دہشت گردی کا خطرہ ہے۔ دہشت گردی کے خطرے کے لحاظ سے برطانیہ کا نمبر دسواں ہے۔ شمالی کوریا میں دہشت گردی کا خطرہ سب سے کم ہے۔ افغانستان اور انڈونیشیا بھی فہرست میں شامل ہیں۔

بغداد جیل پر حملہ عراقی دارالحکومت بغداد میں ایک جیل پر گولہ باری کے نتیجے میں 10 عراقی ہلاک اور 49 زخمی ہوگئے۔ پانی کی پائپ لائن پھٹنے سے سپلائی منقطع ہوگئی اور بغداد کی گلیاں پانی سے بھر گئیں۔ بصرہ کے قریب ایک جھڑپ میں ڈنمارک کا فوجی ہلاک اور دو امریکی زخمی ہوگئے۔ ترکی جانے والی تیل کی پائپ لائن میں لگی آگ پر جزوی قابو پالیا گیا۔ تیل کی بحالی پر ایک ماہ لگ سکتا ہے۔ عراقیوں کو روزانہ 7 کروڑ ڈالر کا نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔

لبنان میں پاکستانی سفیر حکومت پاکستان نے عاصمہ انیسہ کو لبنان میں پاکستانی سفیر مقرر کیا ہے۔ انہوں نے 1974ء میں فارن سروس میں شمولیت کی اور دفتر خارجہ میں سیکشن آفیسر کے طور پر خدمات انجام دیں۔

قتل کو جہاد کہنے والے لوگ گمراہ ہیں

سعودی عرب کے علماء نے دہشت گردی کی مذمت میں ایک فتویٰ جاری کیا ہے کہ بم دھماکوں اور قتل کو جہاد کہنے والے لوگ گمراہ ہیں۔ اسامہ بن لادن کے نظریات غلط ہیں۔ دہشت گردی اسلام اور شریعت کے خلاف ہیں۔ بی بی سی کے مطابق سعودی علماء کا فتویٰ دہشت گردی کے خلاف مشترکہ کارروائی جاری رکھنے پر امریکہ اور سعودی عرب کے اتفاق کے بعد جاری کیا گیا۔

بقیہ صفحہ 1

تھے۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی ہے۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔

مکرم مرزا محمد اسلم صاحب آپ 19۔ اپریل 2003ء کو حرکت قلب بند ہونے سے ربوہ میں وفات پاگئے۔ آپ اکثر لنگر خانہ میں ڈیوٹی دیا کرتے تھے۔ اپنے حلقہ دارالعلوم غربی صادق میں سیکرٹری امور عامہ تھے۔ انتہائی مخلص، فدائی احمدی تھے۔ ہمیشہ خلافت سے وفاداری کا درس دیتے تھے۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ 5 بیٹے اور 3 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ یکم اگست کو جرمنی میں وفات پاگئیں۔ آپ محترم سید حسین شاہ صاحب مرحوم کی اہلیہ اور مکرم سید حامد محمود شاہ صاحب (امیر جماعت بیلجیئم) کی والدہ تھیں۔ آپ محترم شیخ عبدالحمید شملوی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی صاحبزادی تھیں۔ ہمیشہ اپنی اولاد کو خلافت سے وابستگی اور جماعت کی خدمت کرنے کی نصیحت فرمایا کرتی تھیں۔ آپ بہت ہمدرد، غمگسار طبیعت رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کا خود حامی وناصر رہے۔ آمین

مکرمہ سرداراں بیگم صاحبہ بیوہ اللہ بخش منگلا صاحب مرحوم بعمر 85 سال چک منگلا میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ ایک مخلص، دعا گو خاتون تھیں۔ نمازوں، تلاوت قرآن مجید اور چندوں میں باقاعدہ تھیں۔ بچوں کو قرآن مجید پڑھایا اور اپنے بچوں کی بھی بہت اچھی تربیت کی۔ مرحومہ کے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ مکرم احمد خان صاحب منگلا معلم وقف جدید ممبر قافلہ ربوہ برائے جلسہ سالانہ لندن کی والدہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 0432-594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

بالوں اور دماغ کی طاقت کیلئے
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
لمبے، گھنے، سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
چھ مختلف تیل وروغن اور جرمن وفرانس کے گیارہ مختلف مدر ٹنکچرز کو ایک خاص تناسب سے یکجا کرکے تیار کیا ہوا یہ ٹانک بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔
پیکنگ 120ML۔ ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔
رعایتی قیمت -/150 روپے بمع ڈاک خرچ -/210 روپے
ہر اچھے سٹور سے طلب کریں یا ہمیں خط لکھیں۔
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب			
منگل	19۔اگست	زوال آفتاب	12-12
منگل	19۔اگست	غروب آفتاب	6-51
بدھ	20۔اگست	طلوع فجر	4-06
بدھ	20۔اگست	طلوع آفتاب	5-33

برداشت کی سیاست پر یقین رکھتے ہیں

وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ حکومت برداشت کی سیاست پر یقین رکھتی ہے، سیاسی مصالحت پسندی سے اہم معاملات پر قومی اتفاق رائے پیدا کرینگے۔ عوام کی خدمت کا عمل جاری رکھا جائے گا۔ بیرون ملک مقیم پاکستانی قوم کا اثاثہ ہیں۔ خواتین کو مرکزی دھارے میں شامل کرنے اور مقامی حکومتوں کے نظام کے استحکام کیلئے کوششیں جاری رکھیں گے۔ گوادر اقتصادی اور تجارتی سرگرمیوں کا مرکز ثابت ہوگا۔ وہ مختلف وفود سے گفتگو کررہے تھے۔

ایوب، یحیٰی اور ضیاء الحق تینوں غدار تھے

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائمقام صدر اور پارلیمانی لیڈر مخدوم جاوید ہاشمی نے کہا ہے کہ جنرل ضیاء الحق، جنرل یحیٰی خان اور جنرل ایوب خان غدار تھے جن پر آرٹیکل 6 کے تحت غداری کے مقدمات چلنے چاہئیں۔ اپوزیشن کا ایل ایف او پر مؤقف آج بھی یکساں ہے۔ حکمران اسمبلیوں کو ربڑ سٹمپ بنانا چاہتے ہیں۔ اپوزیشن اجلاس کے دوران سرکاری ایجنڈا نہیں چلنے دے گی۔ جمالی کی کوئی حیثیت نہیں فیصلے کرنے والے کوئی اور ہیں جو ربڑ کی مہر کے ذریعے اسمبلی سے اپنے فیصلے مسلط کرانا چاہتے ہیں۔

عالمی سطح پر اسلام کے تاثر کو بہتر بنائیں

وزیراعلیٰ پنجاب نے بیرون ملک پاکستانیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ عالمی سطح پر اسلام کے تاثر کو بہتر بنانے کیلئے اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ دیار غیر میں مقیم پاکستانیوں کا فرض ہے وہ یہ بات واضح کریں کہ اسلام ایک امن پسند اور انسان دوست مذہب ہے اور اس کا تشدد، منافرت اور تخریب پسندی سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ اوسلو میں پاکستان یونین کے زیراہتمام یوم آزادی کی مرکزی تقریب سے خطاب کررہے تھے۔

حکومتی مشکلات سے آگاہ کرنے کا فیصلہ

ایل ایف او کے مسئلہ پر حکومت اور ایم ایم اے کے درمیان ہونے والے مذاکرات کے تعطل کو ختم کرنے کیلئے وزیراعظم ظفر اللہ جمالی اور حکومت نے ایم ایم اے کی قیادت کو ان حکومتی مشکلات سے آگاہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے جن کا تعلق حساس خارجی امور سے ہے۔ ذرائع کے مطابق اب تک حکومت نے ایم ایم اے سے مذاکرات میں ممکنہ حد تک بتدریج لچک پیدا کرنے کی حکمت عملی اختیار کی تھی جس میں وہ پہلے ہی لچک کی مقررہ حد تک پہنچ گئی ہے جبکہ ایم ایم اے کی لچک کے مقابلہ میں بہت کم رہی ہے۔ اس کے باوجود حکومت ایم ایم اے سے رابطہ ختم نہیں کرے گی۔ تاہم رابطہ کی شکل مختلف اور محتاط ہوسکتی ہے۔

کراچی میں ہنگامے

کراچی میں ملیر کے علاقے میں گزشتہ روز نامعلوم افراد کی فائرنگ سے جاں بحق ہونے والے ڈاکٹر ابن حسن کی تدفین کے موقع پر نماز جنازہ میں شامل افراد مشتعل ہوگئے اور انہوں نے ایک پولیس چوکی سمیت متعدد گاڑیاں نذر آتش کر دیں۔ نارتھ ناظم آباد میں باب العلم سے لے کر سخی حسن قبرستان تک نامعلوم افراد نے زبردست ہنگامہ آرائی کی۔ پولیس اور رینجرز نے مظاہرین پر شیلنگ کی اور ایک درجن سے زائد افراد کو حراست میں لے لیا۔

مسائل کا حل دھرنے نہیں ہیں

مسلم لیگ ق کے صدر نے کہا ہے کہ اپوزیشن مذاکرات کو انا کا مسئلہ بنانے کی بجائے جمہوری اداروں کے استحکام اور عوام کے مسائل بات چیت سے حل کرنے پر زور دے۔ بلوچستان میں بارشوں اور سیلاب سے متاثرہ افراد کی بحالی اور امداد کیلئے مسلم لیگ کی حکومت اور کارکن بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

آمرانہ نظام ہمیں ہڑپ نہیں کرسکتا

پی پی پارلیمنٹیرین کے مرکزی صدر امین فہیم نے کہا ہے کہ ہم مایوس نہیں آمرانہ نظام ہمیں ہڑپ نہیں کرسکتا۔ پشاور میں پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ طالع آزما جلد یا بدیر چلے جاتے ہیں۔ بدقسمتی سے خاکی اسٹیبلشمنٹ کے آنے کے بعد وائٹ کالر اسٹیبلشمنٹ بھی ان کا ساتھ دیتی ہے۔ تاہم ہم مایوس نہیں ہیں یہ ہمیں ہڑپ نہیں کرسکتے کیونکہ ہماری جڑیں عوام میں ہیں۔ انہوں نے کہا اصولاً ایل ایف او پر اپوزیشن کی تمام سیاسی جماعتیں متفق ہیں۔

اسمبلیوں کے نہ چلنے کے ذمہ دار صدر مشرف ہیں

اے آر ڈی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ وزیراعظم اسمبلی کے نہ چلنے پر اپوزیشن کی بجائے جنرل مشرف سے احتجاج کریں کیونکہ اسمبلیوں کے نہ چلنے کے بڑے ذمہ دار جنرل مشرف ہیں جبکہ ہم ان اسمبلیوں کو اور خود وزیراعظم کو آزاد، خودمختار اور بااختیار بنانے کی جدوجہد کررہے ہیں۔

ضرورت سٹاف

الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ میں ٹیچرز (کم از کم بی اے۔ بی ایس سی) ڈرائیور (تجربہ کار اور عمر 40 سال تک) اور آیا (کارکن خواتین) کی ضرورت ہے۔

برائے رابطہ: سرفراز احمد چٹھہ

مینیجر الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ

فون نمبر: 211637-214434

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH: 04524-213649

مین بازار میں چلتا ہوا کاروبار
Don Valley انٹرنیٹ کیفے
برائے فروخت
رابطہ:۔ Office 214859 Home- 213821
ایڈریس انیس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک بالائی منزل ربوہ
Email:don_valley_internet@hotmail.com

لقمان آٹو ورکشاپ فون نمبر 0333-4232956
ہر قسم کی گاڑیوں کا ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل کام
424 پاک بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

گوندل ٹینٹ اینڈ پکوان مرکز
نئی کاریں۔ لوڈر گاڑیاں اور ویگن ہائی ایس کرایہ پر حاصل کریں
گولبازار ربوہ۔ فون نمبر 212758

الرحیم پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ بالمقابل جامعہ کنٹین ربوہ
فون آفس: 215040 رہائش: 214691

البشیرز — معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 04524-214510-04942-423173

KHAN NAME PLATES
SCREEN PRINTING SHIELDS
STICKERS,VACUUM FARMING
BLISTER PACKAGING
PHOTO ID CARDS
TOWNSHIP:HR.PH:5150862-5123862
EMAIL:Knp_pk@yahoo.com

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
23۔ قیراط اور 22 قیراط جیولری سپلائرز
پروپرائٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں وسیم احمد ایم بی اے
فون دکان 212837 رہائش 214321

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیرسرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیرنگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں
جدید اور فینسی مدراسی اٹالین سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔

الفضل جیولرز
صرافہ بازار سیالکوٹ
پروپرائٹر عبدالستار فون دکان: 0432-592316
0300-6613255 ...292793
E-mail alfazal@skt.comsats.net.pk

فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں سیالکوٹ
فون دکان: 0432-588452 پروپرائٹر: سفیر احمد
0300-961325 ... 0432-586287
E-mail fineart_jewellers@hotmail.com

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29